عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز

تربیہ

ماہنامہ

Tarbiyah

اپریل ٢٠٢٦

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ
TARBIYAH

اپریل 2026 شوال 1447ھ
Monthly e-magazine for lifelong learning & holistic development

پینسل سے بال پین تک: والدین کی تربیت کا سفر

بچوں کی تربیت ایک مسلسل اور مقدس ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری والدین پر ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نہ صرف دنیاوی کامیابی کے لیے تیار کریں بلکہ انہیں دینی، اخلاقی اور روحانی بنیادوں پر بھی پروان چڑھائیں۔ اگر ہم پینسل، قلم، انک پین اور بال پین کو انسانی روپ دے کر دیکھیں تو یہ چاروں چیزیں بچوں کی زندگی کے مختلف مراحل کی ترجمانی کرتی ہیں۔

پینسل بچپن کی علامت ہے۔

وہ کہتی ہے، "میں لکھتی ہوں مگر میری لکیر مٹائی جاسکتی ہے۔ مجھے بار بار درست کیا جاسکتا ہے۔"

یہ بچپن کی نشانی ہے، جب بچے کی شخصیت نرم اور لچکدار ہوتی ہے۔

والدین کو چاہیے کہ وہ پینسل کی طرح بچوں کی غلطیوں کو مٹائیں اور محبت سے نئی راہ دکھائیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے، "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ" (التحریم۔6)

یہ آیت والدین کو یاد دلاتی ہے کہ بچپن میں تربیت دینا سب سے اہم ہے، کیونکہ اسی وقت شخصیت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

قلم جوانی کی علامت ہے۔

وہ کہتا ہے، "میری لکیر مستقل ہے، مجھے مٹانا آسان نہیں۔"

یہ اس عمر کی نشانی ہے جب بچے کی عادات اور کردار مضبوط ہو جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے" (صحیح بخاری)۔

والدین کو چاہیے کہ جوانی میں بچوں کی نگرانی کریں، کیونکہ اس وقت ان کی شخصیت کا رخ مستقل ہو رہا ہوتا ہے۔

انک پین علم و دانش کی علامت ہے۔

وہ کہتا ہے: "میں اپنی روشنائی سے علم پھیلاتا ہوں، مگر مجھے صبر اور محنت چاہیے۔"

یہ اس عمر کی علامت ہے جب انسان علم حاصل کرتا ہے اور معاشرے میں روشنی پھیلاتا ہے۔

امام غزالی نے کہا کہ علم کے بغیر تربیت ادھوری ہے۔

ابن خلدون نے اپنی کتاب میں تعلیم کو معاشرے کی بنیاد قرار دیا۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو علم کی محبت دیں۔

بال پین عملی زندگی کی علامت ہے۔

وہ کہتا ہے: "میں آسانی سے لکھتا ہوں، ہر جگہ ساتھ رہتا ہوں، مگر میری لکیر بھی مستقل ہے۔"

یہ اس عمر کی نشانی ہے جب انسان عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے۔

قرآن میں فرمایا گیا: "اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو" (طٰہٰ۔132)۔

والدین کو چاہیے کہ بچوں کو عملی زندگی میں دین کے ساتھ جوڑیں تاکہ وہ معاشرے کے لیے کارآمد اور ذمہ دار بنیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنی کتاب اسلامی نظام حیات میں واضح کیا کہ والدین کو بچوں کو قرآن کے ساتھ جوڑنا چاہیے تاکہ ان کی شخصیت مضبوط ہو۔

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم و تربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریئر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس و ٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

عام لوگوں کے لیے تو یہ (قرآن) بیان ہے اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔

(سورہ آل عمران ۱۳۸)

الحدیث

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید (اپنے پڑھنے والوں کے حق میں) سفارش کرے گا اور اس کی (قیامت کے روز) سفارش قبول کی جائے گی۔

(صحیح مسلم)

اپنا جائزہ:

- کیا آپ نے آج قرآن کی تلاوت کی؟ ہاں نہیں
- کیا آپ نے آج قرآن کا ترجمہ پڑھا؟ ہاں نہیں
- کیا آپ نے قرآن کی کوئی ہدایت کسی کو سمجھائی؟ ہاں نہیں

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی کتاب شہادتِ حق میں کہا کہ تربیت کا مقصد صرف دنیاوی کامیابی نہیں بلکہ دینی شعور اور اسلامی کردار ہے۔

دورِ جدید کے مسلم ماہرین بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ والدین کو بچوں کی تربیت میں جدید تقاضوں کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔

علامہ یوسف القرضاوی نے اپنی کتاب اسلام اور نوجوان میں کہا کہ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو جدید علوم کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار بھی سکھائیں۔

طارق رمضان نے اپنی کتاب Western Muslims and the Future of Islam میں اس بات پر زور دیا کہ مغربی معاشروں میں رہنے والے مسلمان والدین کو دوہری ذمہ داری نبھانی پڑتی ہے، بچوں کو جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق تعلیم دینا اور ساتھ ہی ان کی اسلامی شناخت کو محفوظ رکھنا۔

والدین یہ کام کیسے اور کن خطوط پر کریں؟

- **دینی بنیاد**

قرآن و سنت کو تربیت کی بنیاد بنائیں، تاکہ بچے دنیاوی ترقی کے ساتھ روحانی ترقی بھی حاصل کریں۔

- **محبت اور نرمی**

بچپن میں بچوں کو پینسل کی طرح بار بار درست کریں، مگر سختی کے بجائے محبت سے۔

- **نگرانی اور رہنمائی**

جوانی میں قلم کی طرح بچوں کی مستقل عادات کو سنواریں، ان کے دوستوں اور ماحول پر نظر رکھیں۔

- **علم کی محبت**

بچوں کو علم کی طرف راغب کریں، انہیں کتابوں، اساتذہ اور مثبت ماحول سے جوڑیں۔

- **عملی زندگی کی تیاری**

بچوں کو عملی زندگی کے لیے تیار کریں، انہیں ذمہ داری، دیانت اور خدمتِ خلق کا درس دیں۔

- **جدید تقاضے**

بچوں کو ٹیکنالوجی، سائنس اور جدید علوم سے روشناس کرائیں، مگر ان کی اسلامی شناخت کو محفوظ رکھیں۔

دنیا کی رنگینیاں اور خوشیاں ایک عارضی ورچوئل منظر نامہ ہیں، اصل حقیقت آخرت ہے۔

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو اس حقیقت کے شعور کے ساتھ پروان چڑھائیں تاکہ وہ دنیا میں اسلام کی نمائندگی کریں اور آخرت میں کامیاب ہوں۔

احمد صمد
ڈپٹی ڈائریکٹر اکیڈمکس
عثمان پبلک اسکول سسٹم

آج کے بچے، کل کے رہنما: تربیت کا درست رُخ

آج کے پُر آشوب دور میں بچوں کی کردار سازی: والدین اور اساتذہ کے لیے ایک جامع راہِ عمل

آج ہم ایک ایسی دنیا میں سانس لے رہے ہیں جہاں ہر طرف مادی مسابقت، گیجٹس کا شور اور معاشی و سماجی عدم استحکام کا راج ہے۔
ایسے میں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا ہم اپنے بچوں کو صرف ایک 'دوڑ' کا حصہ بنا رہے ہیں یا انہیں ایک بہترین انسان اور باوقار مسلمان بنا رہے ہیں؟
بچوں کی تربیت محض ایک ذمہ داری نہیں، بلکہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہے جس کا جواب ہمیں اللہ کے ہاں بھی دینا ہے۔

گیجٹس کے ہجوم میں معیاری وقت

جدید دور میں ہم بچوں کو مہنگے کھلونے تو دے دیتے ہیں لیکن اپنا وقت نہیں دیتے۔
یاد رکھیں، تربیت کے لیے مقدار سے زیادہ معیار اہم ہے۔
نبوی طریقہ کار ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ بچوں سے بے پناہ محبت کرتے، انہیں سلام کرتے اور ان کے ساتھ وقت گزارتے۔

توجہ کا تحفہ

روزانہ کم از کم 20 منٹ ایسے نکالیں جہاں نہ آپ کے ہاتھ میں فون ہو اور نہ بچے کے سامنے سکرین۔
ان سے ان کے دن بھر کے احساسات پوچھیں۔ اپنے احساسات انھیں بتائیں۔

ڈیجیٹل بصیرت

بچوں کو سکھائیں کہ موبائل صرف تفریح نہیں، بلکہ کچھ تخلیق کرنے کا آلہ ہے۔
انہیں "خود احتسابی" سکھائیں کہ اللہ ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

ذہنی استحکام

جنگوں، بحرانوں، غیر یقینی اور عدم استحکام والے حالات کا ذکر ہو، تو بچے غیر محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ انھیں اس کی وجہ اور حل بتائیں۔

گھر کو پناہ گاہ بنائیں

باہر کے حالات جیسے بھی ہوں، گھر کے اندر کا ماحول پر سکون رکھیں۔ دستر خوان پر مل کر کھانا کھانا بچوں کو تحفظ کا احساس دیتا ہے۔

شکر گزاری اور قناعت کی دولت

مشکل معاشی حالات میں بچوں کو "شکر" اور "قناعت" سکھانا ان کے کردار کو فولادی بناتا ہے۔
انہیں سکھائیں کہ خوشی چیزوں کے ڈھیر میں نہیں، بلکہ دوسروں کی مدد کرنے میں ہے۔

دوڑ" کے بجائے "کردار پر توجہ

معاشرہ ہمیں بتاتا ہے کہ صرف "پہلا نمبر" آنا ہی کامیابی ہے، لیکن اصل کامیابی مضبوط کردار ہے۔

تعاون بمقابلہ مسابقت

بچے کو یہ نہ سکھائیں کہ دوسروں سے آگے کیسے نکلنا ہے، بلکہ یہ سکھائیں کہ دوسروں کو ساتھ لے کر کیسے چلنا ہے

خدمتِ خلق

بچوں میں یہ احساس پیدا کریں کہ وہ معاشرے کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔
چھوٹی نیکیاں انہیں ایک ذمہ دار شہری بناتی ہیں۔

رول ماڈلز کی تلاش اور اسوۂ حسنہ

بچہ وہ نہیں کرتا جو ہم اسے "کہتے" ہیں۔ بچہ وہ کرتا ہے جو وہ ہمیں "کرتے" دیکھتا ہے۔

تاریخ سے رشتہ

بچوں کو صحابہ کرام اور عظیم شخصیات کے واقعات سنائیں تاکہ وہ فرضی ہیروز کے بجائے حقیقی ہیروز کو اپنا آئیڈیل بنائیں۔
حاصل کلام یہ کہ تربیت۔۔ محبت، توجہ اور مستقل مزاجی مانگتی ہے۔
اگر ہم بچوں کو اخلاقیات کا زیور پہنا دیں، تو وہ اس بدلتی ہوئی دنیا میں نہ صرف خود محفوظ رہیں گے بلکہ دوسروں کے لیے بھی روشنی کا باعث بنیں گے۔

مس آسیہ سحر
کیمپس 42

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفرِ ہجرت:

ایمان، قیادت اور جنگی حکمتِ عملی کا شاہکار حصہ دوم

گزشتہ حصے میں ہم نے مندرجہ ذیل نکات پر بات کی تھی۔

1 رفیقِ سفر کا انتخاب (حضرت ابو بکرؓ)

2 اونٹنیوں کی تیاری اور لاجسٹک پلاننگ

3 عملی رازداری اور دشمن پر نظر رکھنا

4 اہلِ مدینہ سے تعلقات مضبوط کرنا

اب ہم آگے بڑھتے ہیں۔

5 ہجرت کی اجازت ملنے کے بعد اس وقت کے بہترین گائیڈ "عبداللہ بن اریقط" کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ عبداللہ بن اریقط غیر مسلم تھے لیکن قابل بھروسہ تھے۔ اس لیے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عبداللہ بن اریقط کا انتخاب کیا۔ دیکھیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نبی ہیں اور کوئی کافر آپؐ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا لیکن ہمیں سکھانے کے لیے یہ عمل کیا گیا کہ دستیاب وسائل کو بروئے کار لانا چاہیے اور یہ فیصلہ ہمیں بتاتا ہے کہ ضرورت کے وقت غیر مسلموں سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ یاد رہے کہ غزوہ بدر کے بعد وہ کفار جن کی فدیہ دینے کی استطاعت نہ تھی، ان کا فدیہ یہ مقرر کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں گے۔

عملی حقیقت پسندی Operational Pragmatism

قیادت کا یہ فیصلہ کہ نظریاتی اختلاف کے باوجود عملی ضرورت کے وقت بہترین ماہر کو منتخب کیا جائے۔

خطرے کا حکمتِ عملی سے انتظام Strategic Risk Management

دشمن کے تعاقب سے بچنے کے لیے ایسا گائیڈ منتخب کرنا جو راستوں کا ماہر ہو اور دشمن کو دھوکہ دینے میں مدد دے۔

6 ہجرت کے دن کی حکمتِ عملی دیکھیے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ، اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو سونے کا حکم دیتے ہیں۔اس حکمتِ عملی کو آج کی جنگی زبان میں توجہ ہٹانا/انحرافی تدبیر Diversion

دشمن کی توجہ اصل ہدف سے ہٹا کر کسی اور طرف لگا دینا، کہتے ہیں۔

نفسیاتی جنگ Psychological Warfare

دشمن کو ذہنی طور پر مغالطے میں رکھنا تاکہ وہ اصل حقیقت تک نہ پہنچ سکے۔

یہ بھی انسانی تدبیر اور حکمتِ عملی کا شاہکار ہے۔کفار کو اس جانب مشغول رکھا گیا اور اس دوران اللہ کے نبی ﷺ ان کی نظروں کے سامنے سے گزر کر چلے گئے۔کفار کی نظروں کے سامنے سے گزر جانا اور اللہ کی جانب سے آپ ﷺ کو کفار کی نظروں سے اوجھل رکھنا یہ ایک معجزہ ہے۔

7 اس کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کا آغاز کیا جاتا ہے تو یہاں بھی بہترین تدبیر اختیار کی جاتی ہے۔

انحرافی چال Diversionary Maneuver

دشمن کی توجہ اصل راستے سے ہٹا کر کسی اور سمت میں لگانا۔

مدینہ، مکہ سے شمال کی جانب ہے لیکن آپ ﷺ مکہ سے مدینہ جانے کے بجائے اس کے بالکل مخالف سمت یعنی جنوب کی جانب 4 سے 5 کلو میٹر دور "المصلی" نامی علاقے میں جبل ثور کی جانب سفر کرتے ہیں۔چونکہ مسلمان مکہ سے مدینہ جارہے تھے اس لیے کفار کو جب پتہ چلا کہ آپ ﷺ مکہ سے چلے گئے ہیں تو فطری طور پر انہوں نے پہلے مدینہ جانے والے راستوں کی جانب دوڑ لگائی اور ان کا سارا زور ابتدائی طور پر مدینہ کی جانب تھا جب کہ آپ ﷺ اس کے برعکس جنوب کی جانب اور مکہ کے قریب ہی ایک غار میں تشریف فرما تھے۔اس حکمتِ عملی کو انحرافی چال کہتے ہیں۔

فریب Feint

فوجی اصطلاح "Feint" میں اس حرکت کو کہتے ہیں جو دشمن کو اصل منصوبے سے ہٹانے کے لیے کی جائے۔غارِ ثور میں قیام ایک "Feint" تھا۔

تاخیر اور تھکن کی حکمتِ عملی Delay and Exhaustion Tactic

دشمن کو زیادہ وقت تک تلاش میں مصروف رکھ کر مایوس اور تھکا دینا۔

تین دن غارِ ثور میں قیام اسی مقصد کے لیے تھا۔اس طرح آپ ﷺ نے دشمن کو الجھائے رکھا، ان کو مغالطے میں رکھا اور پھر تین دن تک غارِ ثور میں قیام پذیر رہے تاکہ دشمن تھک جائے اور مایوس ہو جائے۔

8 اس کے بعد دیکھیے کہ غارِ ثور میں بھی محض وقت نہیں گزارا گیا بلکہ اس وقت کو گزارنے اور قابل عمل بنانے کے لیے بھی درج ذیل بہترین تدابیر اختیار کی گئیں۔

خفیہ معلومات اکٹھی کرنا Intelligence Gathering

دشمن کی سرگرمیوں، منصوبوں اور ارادوں کو جانچ کر اپنی قیادت کو اطلاع دینا۔

خبر رسان/مخبر Informant / Spy

جنگی حکمتِ عملی میں ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو دشمن کے اندر رہ کر اپنی فوج کو اطلاع دے۔

جاسوسی/کھوج لگانا Reconnaissance

دشمن کی نقل و حرکت اور پوزیشن معلوم کرنے کے لیے مسلسل مشاہدہ کرنا۔

ابتدائی خبردار کرنے والا نظام Early Warning System

دشمن کی سازشوں کی بروقت اطلاع دے کر اپنے ساتھیوں کو محفوظ رکھنا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے عبداللہ بن ابو بکرؓ کی یہ ذمے داری تھی کہ وہ دن بھر مکہ میں موجود رہتے۔دشمنوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھتے، ان کی باتیں سنتے، ان کے منصوبوں کی خبر رکھتے اور رات کو چپکے سے غار ثور میں آ کر یہ ساری رپورٹ پیارے نبی ﷺ اور اپنے والد کو دیتے۔اس طرح دشمنوں کی نقل و حرکت اور ان کے منصوبوں تک رسائی کا پورا انتظام کیا گیا تاکہ اس کی روشنی میں اگلا قدم اٹھایا جائے۔اگر دیکھا جائے تو ان جدید جنگی حکمتِ عملی میں آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن ابو بکرؓ کو مذکورہ بالا مشن پر لگائے رکھا تاکہ اس کے مطابق اپنی منصوبہ بندی کی جائے۔

9 اس کے بعد جاسوسی کی سرگرمیوں کو مٹانے میں حضرت ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ کا کردار جدید جنگی اصطلاحات کی روشنی میں دیکھیے۔

لاجسٹک سپورٹ/رسدرسانی Logistics Support

عامر بن فہیرہ کا روزانہ غارِ ثور میں دشمن سے بچ کر خوراک اور ضروریات مہیا کرنا

نشان مٹانا/دشمن کو گمراہ کرنا Counter-Tracking / Concealment

بکریوں کو اس راستے پر لے جانا تاکہ عبداللہ بن ابو بکرؓ کے قدموں کے نشانات مٹ جائیں۔ دشمن ان کا تعاقب نہ کر سکیں، یہ دشمن کو گمراہ کرنے کی حکمتِ عملی تھی۔

چھپانا اور پردہ ڈالنا Camouflage & Cover

بکریوں کی موجودگی سے راستہ عام چرواہے کا لگتا تھا، نہ کہ کسی خاص مقصد کے لیے۔ یہ "کیموفلاج" تھا۔

عامر بن فہیرہ روزانہ صبح اپنی بکریوں کو چَراتے ہوئے بظاہر معمول کے مطابق لیکن در حقیقت انتہائی سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق غارِ ثور کے قریب لاتے۔ ان کا مشن یہ تھا کہ بکریوں کے ریوڑ کے آنے جانے سے وہاں موجود اونٹوں کے نشانات اور حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آنے جانے کے نشانات و سراغ کو مٹایا جا سکے۔ ساتھ ساتھ وہ دونوں اصحاب کے لیے کھانا بھی لاتے اور بکریوں کا دودھ بھی دوہ کر دیتے تاکہ کھانے پینے کی کوئی شکایت نہ رہے۔

اہم نکات

- ✓ عملی ضرورت کے وقت غیر مسلم ماہرین سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔
- ✓ دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے ذہانت اور تدبیر ضروری ہے۔
- ✓ معلومات اکٹھی کرنا اور دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا کامیابی کی ضمانت ہے۔
- ✓ اس تاریخی سفر کی مزید تفصیلات ان شاء اللہ اگلے شمارے میں پیش کی جائیں گی۔

سلیم اللہ شیخ
کیمپس 9

نئی کلاس۔نیا عزم

نیا تعلیمی سال شروع ہوگیا ہے۔ نئی جماعت میں داخل ہونے پر نئی کتابیں کاپیاں، نئی اسکولی اشیاء اور نئے یونیفارم وغیرہ کے متعلق طلبہ میں خوب جوش و خروش ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ہی طلبہ ذہنی دباؤ کا شکار بھی ہوتے ہیں کیونکہ نیا تعلیمی سال نئے چیلینجز لے کر آتا ہے! ہر کوئی اس بات کی امید رکھتا ہے کہ اس مرتبہ آپ پوری محنت اور توجہ کے ساتھ پڑھائی کریں گے اور گزشتہ جماعت سے اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کریں گے لیکن اہم یہ ہوگا کہ آپ اپنا ہدف خود طے کریں۔اس سال آپ کا منصوبہ کیا ہوگا؟ گزشتہ تعلیمی سال کے کن مقاصد میں آپ کامیاب نہیں ہوسکے تھے؟ پچھلے سال ہونے والے کون سی غلطیوں کو اس سال نہیں دہرائیں گے؟ جیسے سوالوں کے جواب آپ کو ابھی تیار کر لینے چاہئیں۔ایک اچھا طالب علم وہ ہوتا ہے جو تعطیلات میں بھی اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کی فکر کرتا ہے، اگلی جماعت کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے، اپنے کریئر کے متعلق فیصلہ کرتا ہے اور اپنے ہدف کو پانے کی جدوجہد کرتا ہے۔ بیشتر طلبہ تعطیلات کو ضائع کردیتے ہیں جبکہ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انہیں آئندہ کا لائحۂ عمل تیار کرنے کا اچھا خاص وقت ملتا ہے۔ اسکول شروع ہوجانے کے بعد عام طور پر ہر طالب علم کا ہدف یہی ہوتا ہے کہ امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کرے۔ یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب آپ تعلیمی سال کا آغاز منصوبہ بند طریقے سے کریں گے۔ بیشتر طلبہ اس جانب توجہ نہیں دیتے۔اس بات کا خیال رہے کہ ''سیلف پلان'' (اپنا منصوبہ) بہت ضروری ہے۔اس کے بغیر آپ اپنے ان تعلیمی عزائم میں کبھی کامیابی نہیں حاصل کرسکیں گے جن کے بارے میں آپ سوچتے رہتے ہیں۔اکثر ماہرین تعلیم اس نکتے پر زور دیتے ہیں کہ تعلیمی سال کی شروعات ہی میں اپنا ذاتی ٹائم ٹیبل بنالینا چاہئے اور پورے سال کی منصوبہ بندی کرلینی چاہئے۔اور پورا سال اس منصوبہ بندی پر قائم رہنا چاہیے۔

نئی توانائی کے ساتھ تعلیمی سال کا آغاز

نئے جوش و خروش کے ساتھ تعلیمی سال کا آغاز کیجئے لیکن اس بات کا خاص خیال رہے کہ یہ جوش بعد میں ٹھنڈا نہ پڑ جائے۔آپ کو پورا سال اسی طرح اسکول جانا ہے جیسے آپ پہلے دن گئے تھے۔اپنے ذہن میں اس خیال کو تقویت دیجئے کہ آپ ہر دن کچھ نیا سیکھیں گے اور اس معلومات کو بروئے کار لائیں گے۔

کلاس روم میں مثبت سوچ

آپ کو وہ طالب علم بننا ہے جو مثبت سوچ کا حامل ہے۔اپنی اسی سوچ سے اپنے کلاس کے ماحول کو تبدیل کرنے کی کوشش کیجئے۔مثبت سوچ کا فائدہ آپ کو تعلیمی زندگی میں بھی ہوگا اور عملی زندگی میں بھی۔مثبت دماغ آپ کو دیگر طلبہ میں ممتاز بنائے گا۔یہی سوچ آپ کو مشکلات سے نمٹنے کے انوکھے آئیڈیاز دے گی۔

اسٹڈی کے اپنے طریقے کی تشخیص

ہر طالب علم کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کون سے طریقے سے بہتر طرح پڑھائی کرپاتا ہے۔آپ اپنے آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے دن کے کون سے حصے میں پڑھائی کی کون سی تکنیک آپ کیلئے کارآمد ثابت ہوگی، اس کی تشخیص آپ کو خود کرنی ہے، اور اسی طرح پورا سال پڑھائی کرنی ہے۔ماہرین کہتے ہیں کہ طلبہ اپنی کمزوریوں اور طاقتوں کی نشاندہی کرکے اپنے آپ کو ہر محاذ پر مضبوط بنا سکتے ہیں۔

اپنی خراب عادتوں کو ترک کیجیے

ہر انسان میں خراب عادتیں ہوتی ہیں جنہیں ترک کرکے اور صحتمند عادتیں اپنا کر وہ بہتر انسان بن سکتا ہے۔سائنس کہتی ہے کہ کوئی بھی نئی عادت پروان چڑھانے یا کوئی خراب عادت ترک کرنے کیلئے مسلسل ۲۱ ؍دن لگتے ہیں۔۲۱ ؍دن کا رول فالو کیجیے۔خراب عادتیں ترک کیجیے اور اچھی عادتیں اپنایئے۔طالب علمی کے زمانے ہی میں اس جانب توجہ دیجیے۔ جو عادتیں آپ کو اپنے ہدف کی جانب جانے سے روکتی ہیں، انہیں ترک کردینے ہی میں بھلائی ہے۔

پڑھائی کی منصوبہ بندی کیجیے

اب نئی کلاس کا آغاز ہے۔ابھی پورا سال باقی ہے۔امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہونا آپ کا ہدف ہے لہٰذا اس کیلئے آپ کو ابتداء ہی سے اس جانب توجہ دینی ہوگی۔ابھی منصوبہ بنالیجیے کہ پورا سال کیسے پڑھائی کریں گے۔

اپنا ذاتی ٹائم ٹیبل بنایئے

اسکول کی جانب سے آپ کو ٹائم ٹیبل مل جاتا ہے۔لیکن آپ کو اپنا ذاتی ٹائم ٹیبل (نظام الاوقات) بنانا چاہئے تاکہ اس کی بنیاد پر آپ پڑھائی کرسکیں۔جو طالب علم اپنا ٹائم ٹیبل بناتا ہے اور اس پر پورا سال سختی سے عمل کرتا ہے، وہ ضرور سرخرو ہوتا ہے۔

صحت مند جسم، صحت مند دماغ

اپنی صحت کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ صحت مند جسم اور صحت مند دماغ کیلئے صحت مند غذائیں بہت ضروری ہیں۔پڑھائی لکھائی کے دوران صحت کو نظر انداز کرنا دانشمندی نہیں ہے۔وقت پر سونے اور بیدار ہونے کی عادت پروان چڑھایئے۔نیند پوری کیجیے، اچھی غذائیں کھایئے، اس کا اثر آپ کے جسم و دماغ پر ہوگا۔اس کے مثبت اور بہتر نتائج آپ کے رزلٹ پر نظر آئیں گے۔

ٹیکنالوجی کا درست استعمال

دورِ حاضر میں ٹیکنالوجی اور گیجٹس کے بغیر زندگی گزارنا ناممکن ہے لیکن ہم ان کا استعمال محدود کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ کسی بھی قسم کی ٹیکنالوجی کا استعمال ہم درست طریقے سے کیسے کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں، ہمیں ٹیکنالوجی کو اپنی زندگیوں میں ایک حد تک ہی شامل کرنا چاہئے۔ اس بات کا خیال رہے کہ آپ ''لِمٹ سیٹ'' کریں۔ ٹیکنالوجی آپ کو مضبوط بنانے میں کام آنی چاہئے، اس کے ذریعے آپ کمزور نہ ہوں کیونکہ اسے ہم نے بنایا ہے اور اہم یہ ہے کہ ہمیں اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔

اپنے لیے قواعد و ضوابط بنائیے

اپنے ہدف کو حاصل کرنے میں قواعد اور ضوابط کی پابندی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔، مثال کے طور پر میں صرف ۳۰ منٹ ٹی وی دیکھوں گا، صرف ایک گھنٹہ اسمارٹ فون کو تفریح کی غرض سے استعمال کروں گا، اور امتحان کے دنوں میں سوشل میڈیا استعمال نہیں کروں گا، وغیرہ۔ ہر طالب علم کو ایسے ضوابط بنانے چاہئیں اور ان پر سختی سے عمل کرنا چاہئے۔

خود کو چیلنج دیجیے

آپ خود کو چیلنج دیجیے کہ میں فلاں کام اتنے وقت میں مکمل کر سکتا ہوں، میں ریاضی کی فلاں مساوات ۵ منٹ میں حل کر سکتا ہوں، وغیرہ۔ جب آپ خود کو چیلنج دیتے ہیں تو دراصل اپنی صلاحیتوں کی تشخیص کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے صلاحیت کی تشخیص کر لی تو پھر اسے نکھارنے کی کوشش کیجیے۔ وہی سوال ۳ منٹ اور پھر ۲ منٹ میں حل کرنے کی کوشش کیجیے۔ سائنس داں کہتے ہیں کہ خود کو چیلنج دے کر انسان بڑے بڑے کام انجام دے سکتا ہے۔

سید سمیر الحق
ناظم اسلامی جمعیت طلبہ کراچی

آیاتِ الٰہی اور ہمارے بچے

آیت کے معنی نشانی کے ہیں۔قرآن مجید کی ہر سورۃ میں چھوٹی بڑی آیات موجود ہوتی ہیں۔انبیاء کے معجزات کو بھی آیات کہا گیا ہے۔قرآن میں بالعموم "آیات" اللہ کی ان نشانیوں کو کہا گیا ہے جو کائنات میں ہر سُو بکھری ہوئی ہیں۔

کسی بھی فرد کی کوئی نشانی،اس کی یاد ہمارے ذہن میں تازہ کر دیتی ہے یا اُس کی جانب راستے کا پتا دے دیتی ہے۔بالکل ایسے ہی دنیا میں موجود،اللہ کی نشانیاں،اللہ کی موجودگی کی یاد دلا دیتی ہیں۔

اللہ تعالٰی کا منشا یہی ہے کہ ہم اللہ کی نشانیوں کو دیکھیں،غور و فکر کریں تاکہ درست نتیجے پر پہنچ سکیں۔اسی وجہ سے قرآن مجید میں جگہ جگہ مختلف نشانیوں کو موضوع بنایا گیا ہے۔اور قرآن کے بعض حصے تو ایسے ہیں کہ جن میں لگاتار کئی آیاتِ الٰہی کا تذکرہ ہے۔

ہمارے بچے اپنی ارد گرد کی دنیا کا مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں۔اور ماہرین کے مطابق سات سال کی عمر تک ان کی ذہنی ساخت کی بڑی حد تک تشکیل ہو جاتی ہے۔در حقیقت جتنا وہ مشاہدہ کرتے ہیں،اتنا ہی ان کا علم بڑھتا ہے اور اس میں گہرائی آتی ہے۔

ہمارے سوچنے کا کام یہ ہے کہ ہم نے اللہ کی کتنی نشانیوں کے مشاہدے اور اس پر غور کرنے کا موقع اُن کو فراہم کیا ہے۔بادل ہوا کے دوش پر آگے جاتے ہیں،بارش ہوتی ہے اور زمین پر پانی بہہ نکلتا ہے۔سورج طلوع ہوتا ہے اور روشنی پھیل جاتی ہے۔اور جب رات آتی ہے تو گھر اندھیرا چھا جاتا ہے۔لاکھوں جان داروں کو ان کی ضرورت کے مطابق غذا مل جاتی ہے۔انسان ناتواں ہوتا ہے،پھر اُسے طاقت میسر آجاتی ہے اور ایک خاص وقت گزار لینے کے بعد وہ پھر ناتواں ہو جاتا ہے۔چاند،ستارے،مٹی،پودے،پہاڑ اور درخت،شہد کی مکھی اور چوپائے،لوہا اور تانبہ،سمندر میں بننے والا مدو جزر،ہمارے جسمانی اعضاء،میٹھا اور کھارا پانی،الغرض ان گِنت نشانیاں اعلان کر رہی ہیں کہ ایک ہستی ہے جس نے ان کی صورت گری کی ہے۔اُن کو تخلیق کیا ہے اور اب ان پر حکومت کر رہی ہے۔

بچوں کو اللہ کی نشانیوں کا تعارف کرانا در اصل اللہ کا تعارف کرانا ہی ہے۔اس تعارف کے ذریعے ہی ہم اس کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ

- ہمارے بچے اللہ کی لاتعداد نعمتوں کا احساس کریں اور ان کے اندر اللہ کی محبت پیدا ہو۔
- اللہ کی قُدرت کا نقش ان کے ذہن پر قائم ہو۔
- وہ یہ سمجھیں کہ اللہ کی تدبیر ہی اس دنیا میں غالب ہوتی ہے۔
- وہ یہ سمجھیں کہ کائنات کی صورت اللہ نے بنائی ہے اور ہر ذرے پر اس کی حکومت ہے۔
- وہ یہ سمجھیں کہ بحیثیت انسان ہم اللہ کے تابع ہی رہ سکتے ہیں۔

بچوں کے اندر ان احساسات کی منتقلی بحیثیت والدین و اساتذہ ہماری ذمہ داری ہے۔اس ذمہ داری کو ہم،وقت کی کسی قید کے بغیر،ہر جگہ اور ہر وقت انجام دے سکتے ہیں۔

کیا ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم چھوٹے بچوں کے ذہن پر اللہ کی محبت اور ربوبیت کا نقش بٹھانے میں کامیاب ہو رہے ہیں؟؟

عاصم علی یوسف
(ڈائریکٹر اکیڈمکس)
عثمان پبلک اسکول سسٹم

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk